بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"وقالت الیھود"

"یہودی اور عقیدہ ابنیت عزیر"

قرآن کریم کی تاریخی حیثیت پر اہل کتاب کا اعتراض اور اس کا جواب

قرآن کریم میں سورۃ توبہ میں بعض یہودیوں کا عزیر کے بارہ میں عقیدہ ان الفاظ میں بیان ہوا ہے

"وقالت الیھود عزیر ابن اللہ" (سورۃ توبہ 9 آیت 30)

ترجمہ: "یہود نے کہا عزیر اللہ کا بیٹا ہے"

قرآن مجید نے اس آیت میں دعویٰ کیا ہے کہ جس طرح عیسائی مسیح کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ اللہ کا بیٹا ہے اسی طرح یہودی عزیر کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ ابن اللہ ہے۔

مستشرقین یعنی یہودی اور عیسائی علماء کی طرف سے قرآن مجید کی اس بیان کے سلسلہ میں تاریخی حیثیت کو چیلنج کیا جاتا ہے اور ان کے نزدیک کسی دور میں بھی عزیر یعنی عزرا نبی کے متعلق یہودیوں میں ابن اللہ ہونے کا عقیدہ نہیں پایا جاتا تھا۔ گو بعض مسلمان مفسرین اور علماء نے اس اعتراض کا سرسری طور پر جواب دیا ہے مثلاً بیضاوی نے لکھا ہے کہ قرآن کریم نے اپنی یہ آواز مدینہ میں یہودیوں کے مجمع کے اندر بلند کی اور کہیں سے ان کی تکذیب اور خلافِ واقعیت کی صدا نہ اٹھی۔ اسی طرح ابن جریر طبری نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں اس اعتقاد کے چند لوگ تھے۔ اسی طرح اِبن حَزم نے ملل میں لکھا ہے کہ یہودیوں کا صدوقی فرقہ جو یَمن میں تھا اسی کا یہ عقیدہ تھا

(ارض القرآن از مولانا سید سلیمان ندوی صفحہ 388،389 حصہ اوّل و دوم)
شائع کردہ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی تاریخ اشاعت درج نہیں

اسی طرح اکثر مفسرین قرآن اور دیگر علماء میں اس سلسلہ میں درج ذیل واقعہ یا اس سے ملتے جلتے واقعات ثبوت کے طور پر لکھے ہیں

"عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہنے کی وجہ"

حضرت عزیرؑ ایک درخت کے سائے میں توراۃ کے از سرِ نو تحریر کے لئے تشریف فرما تھے۔ بنی اسرائیل نے آپ کے گرد حلقہ بنالیا۔ اسی دوران آسمان سے دو شہاب ثاقب اترے اور حضرت عزیرؑ کے پیٹ میں داخل ہو گئے جس کی وجہ سے آپ کو ساری تورات یاد ہو گئی اور آپ نے از سرِ نو تورات کو تحریر کر دیا۔ اسی معجزہ کو دیکھ کر یہودیوں نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ (قصص الانبیاء امام ابن کثیر اردو ترجمہ ابو ثوبان سید محمد اسد اللہ اسد شائع کردہ شبیر برادرز اردو بازار لاہور صفحہ 588)

اسی طرح تفسیر ابن کثیر میں زیر آیت سورۃ توبہ۔30 لکھا ہے کہ سدی وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ۔۔۔(ایک موقعہ پر) ایک بزرگ انھیں آکر کہنے لگے کہ اپنا منہ کھولو۔ انھوں نے منہ کھولا تو اس بزرگ نے تین مرتبہ آپ کے منہ میں ایک بہت بڑی چیز ڈال دی۔ حضرت عزیرؑ واپس پلٹے تو آپ تورات کے سب سے بڑے عالم بن چکے تھے۔ آپ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ میں تمہارے پاس تورات لے کر آیا ہوں۔ انھوں نے کہا آپ جھوٹے نہ تھے۔ آپ نے اپنی ایک انگلی پر قلم باندھ لیا اور اس ایک انگلی کے ساتھ ہی تمام تورات لکھ ڈالی۔ ۔۔۔۔چنانچہ (بنی اسرائیل) تورات کے وہ تمام نسخے نکال لائے جو انھوں نے پہاڑوں میں محفوظ کر دیے تھے اور اور نسخوں سے حضرت عزیرؑ کے لکھے ہوئے نسخے کا مقابلہ کیا تو بالکل

صحیح پایا۔ اس پر بعض جاہلوں کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈال دیا کہ آپؑ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں (تفسیر ابن کثیر اردو ترجمہ جلد 2۔ حضرت پیر کرم شاہ الازھری اور علامہ محمد اکرم الازھری۔ علامہ سعید الازھری۔ علامہ الطاف الازھری (زیر آیت سورۃ توبہ 9 آیت 30) شائع کردہ (ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ لاہور) صفحہ 594، 595)

اسی طرح کے ملتے جلتے قصے اور روایات اکثر مفسرین اور علماء نے لکھے ہیں جن میں حضرت عزیرؑ کے تورات کو ضائع ہو جانے کے بعد دوبارہ لکھنے کو اس عقیدہ کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔
مگر تمام یہودی علماء اور مسیحی علماء نے اِن روایات کو رد کرتے ہوئے اس عقیدہ کو یعنی عزیرؑ کو خدا کا بیٹا ماننے کے عقیدہ کو یہودیوں پر ایک الزام اور بہتان قرار دیا ہے مثلاً
Rev EM WHERRY MA اپنی معروف تفسیر قرآن

A Comprehensive Commentary on the Holy Quran
میں نہ صرف اس قرآنی بیان کو رد کرتا ہے بلکہ مزید لکھتا ہے کہ

Rodwell regards this charge against the Jews as purely the invention of Muhammad (Wherry Commentary on Quran vol. 2 Trubner and Co London)

اسی طرح ایک اور مسیحی عالم

John Walker, M.A اپنی کتاب Bible Characters in the Koran میں

لکھتا ہے کہ

The Jews say EZRA is the son of God. The only known occurrence of this statement is to be found here (Surah Tauba:30) in the Koran.

If the idea did not originate Mohammad's own mind, it is obviously a slanderous accusations against the Jews made by enemies, perhaps the Samaritans (Bible Characters in the Koran by John Walker, MA page 49 Ed 1931)

بزرگوار محترم شیخ عبدالقادر صاحب جو جماعت احمدیہ ردعیسائیت اور بائبل پر ایک مسلّمہ شخصیت ہیں اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ الوقت یہودی لٹریچر میں سے کوئی ایک حوالہ بھی پیش نہیں کیا جاسکتا کہ یہودیوں نے عزرا نبی کی ابنیت کا کبھی اعتقاد بھی رکھا ہو"

مزید فرماتے ہیں کہ

(مسلمان علماء اور مفسرین۔ناقل) یعنی ابن جریر اور ابن حزم کے بیانات کہ عرب کے یہودیوں میں یہ اعتقاد تھا مستشرقین کے نزدیک کوئی تاریخی سند نہیں ہیں کیونکہ یہودی آثار

اور قدیم لٹریچر اس دعویٰ کی تائید میں نہیں ہیں (اور نہ ہی مسلمان علماء اور مفسرین نے اپنی بیان کردہ روایات میں یہودی لٹریچر سے کوئی حوالہ دیا ہے۔ناقل)

پھر لکھتے ہیں کہ

مسلمانوں کے نزدیک قرآن حکیم تاریخی حوالوں کا محتاج نہیں ہے کیونکہ علیم و حکیم خدا کی باتوں پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ تاریخی صداقت دراصل وہی ہے جو قرآن مجید بیان کردے چاہے اس کی تائید میں زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد کوئی سند پیدا ہو۔۔۔ ممکن ہے کہ حضرت عزرا نبی کے متعلق بھی بعض ایسے تاریخی شواہد منصہ شہود پر آجائیں کہ وہ باتیں جو مستشرقین کو آج خلاف تاریخ نظر آتی ہیں وہی باتیں بعینہ تاریخی حقائق کا درجہ حاصل کر لیں"

(مضمون شائع شدہ بعنوان "یہودی اور عقیدہ ابنیت عزیر" قرآن مجید کی تاریخ حیثیت پر ایک اعتراض اور اس کا جواب از حضرت شیخ عبد القادر صاحب الفرقان ربوہ اگست 1957)

محترم شیخ عبد القادر صاحب کے اس بیان کی روشنی اور تناظر میں ہم جب یہودیوں کی کتاب مقدس یعنی عہد نامہ قدیم کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں شامل آخری کتاب یعنی "ملاکی" کی کتاب پر لکھی ہوئی تفسیر اور دیگر یہودی لٹریچر پر نگاہ ڈالتے ہیں تو یہودیوں کے عزیر کو خدا کا بیٹا ماننے کے قرآنی بیان کی حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوتی نظر آتی ہے۔

اگر ہم کتاب ملاکی کی تفسیر پر مشتمل کتب یا تعلیماتی بائبل کا مطالعہ کریں اور "ملاکی" کا تعارف کرواتے ہوئے اکثر علماء اور مفسرین نے مصنف کے متعلق لکھا ہے کہ

ملاکی کے معنی رسول اور فرشتہ کے ہیں اور اس کے مصنف کے متعلق زمانہ قدیم سے یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ یہ مصنف کا ذاتی نام نہیں ہے بلکہ یہ در حقیقت مصنف کا لقب یا صفاتی نام ہے۔ یہودی لٹریچر میں قدیم سے یہ روایت ملتی ہے کہ اس کا مصنف در حقیقت عزرا ہے (EZRA Scribe) جیسا کہ The Jewish Study Bible میں ملاکی نبی کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا ہے کہ

It has been thought from the earliest times that it was not the name of Prophet, but an appelation......there is a tradition in Targam that MALCHI is ezra.

(The Jewish Study Bible Editors Adel Berlin and Marc Zui Brettles by Jewish publication society Oxford University Press

اسی طرح یہودی کتاب

"MEGILLAH" میں لکھا ہے کہ

From the dictum of ulla for ulla said whereever a man's name is given with that of his father as the author of prophecy we know that he was the Prophet son of Prophet. Where his own name is given but not the name of his father we know that he was a Prophet but not the son of a Prophet. Where his name and the name of town are specified, we know that he came from that town. Where his name is given but not that of his town, we know that he was from Jerusalem

()

اسی طرح مندرجہ بالا وضاحتی بیان کے بعد اسی کتاب میں لکھا ہے کہ

It has been taught R. Joshua-b-Korha said MALCHI is the same as EZRA......

پھر لکھا ہے

There is a good ground for accepting the view that MALCHI was the same as Ezra. For it is written in the prophecy of

Malachi. Jud hath dealt treacherously and an abomination is committed in Israel and in Jerusalem, for Judah hath profound the holiness of the Lord which he loveth and hath married the daughter of the strange God (Mal 2:11)

ترجمہ: یہودانے بے وفائی کی۔ اسرائیل اوریروشلم میں مکروہ کام ہوا۔یہودانے خداوند کی قدوسیت کو جو اس کو عزیز تھی بے حرمت کیااور ایک غیر معبود کی بیٹی بیاہ لے آیا(ملاکی 2 آیت 11)

And who was it that put away the strange women EZRA as it is written

ترجمہ: تب سکنیاہ بن یحی ایل جو بنی عیلام میں سے تھا عزرا سے کہنے لگا ہم اپنے خدا کے گناہ گار ہونے میں اور اس سرزمین کی قوموں میں سے اجنبی عورتیں بیاہ لی تھیں(عزراباب 10 آیت 2)

(same as above page 55)

نہ صرف یہودی لٹریچر سے یہ گواہی ملتی ہے کہ "ملاکی" کتاب کا مصنف در حقیقت عزرا نبی تھا اور ملاکی عزرا کا لقب تھا نیز یہ کہ ملاکی کے ۔۔۔ میں "میرا فرشتہ" بلکہ مسیحی علماء اور مفسرین

نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ یہودی کتب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ملاکی لکھنے والے کا ذاتی نام نہیں بلکہ اس کا لقب یعنی صفاتی نام تھا۔

ملاکی پر اپنی تفسیر میں لکھتا ہے کہ اس کتاب Adam Clarke کا مصنف کا مصنف نحمیاہ کا ہم زمانہ تھا جیسا کہ لکھا ہے کہ

Some have thought that he was contemporary of Nehemiah, indeed several have supposed that MALCHI is no other than Ezra under the feigned name of the angel of Lord or my angel

(Clarke's Commentary Isaiah-Malachi by Adam Clarke LL.D Wesleyan Heritage Publication Ed 1998 Notes on Chap.1

اسی طرح ایک اور مسیحی مفسر بائبل "John Calvin" اپنی تفسیر بائبل Commentary to Zechariah - Malachi زکریا ۔ ملاکی میں لکھتا ہے کہ

The book of Malchi follows, whom many have imagined to have been an Angel, on account of his name, We indeed know that "MEAC" in Hebrew is an Angel; but how absurd is such a supposition, It's easy to see; for Lord at that time did not send angels to reveal the oracle, but adopted the ordinary ministry of men…. We may indeed hence conclude that it was the name of a

man. I am more disposed to grant what some have said, that he was Ezra, and that Malachi was his surname, for God had called him to do great and remarkable things (Commentary on Zechariah, Malachi by John Calvin 1509-1564 published by Grand Rapids, ML Christian Classics Ethereal Library page 468

"ملاکی درحقیقت ایک لقب ہے نہ کہ ذاتی نام"

ایک اور مفسر بائبل ملاکی کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے کہ

The circumstances of Malachi's life are so entirely unknown, that it is disputed point whether in the heading (Ch i-1) is the name of a person, or merely and ideal name given to the Prophet…...The Targumist Jonathan,, who adds CUJUS nomen appellatur ESRA Scriba, has also taken in and ideal sense, and given the statement that Ezra the scribe is the Prophetic author of our Book

(Commentary on Old Testament in ten volumes by C.F.Keil and F.Delitzsch Vol X Minor Prophets by C.F. Keil Represented 1988 page 423